



and build on their knowledge, develop new partnerships between different agencies and food production will improve immeasurably.

When these are put alongside some of the surprising evidence from also

moted external inputs as the increase food production. I have replaced biological, chemical methods for pests, weeds and diseases. fertilisers have substituted

REPORTING ON THE ENVIRONMENT

nologies. It is these policy frameworks that are one of the principal barriers to a more sustainable agriculture.

It is also partly because many scientists still argue that the best way to feed the world is to focus exclusively on modern varieties of crops, breeds of livestock, fertilisers and pesticides. They speak a language of loss when it comes to sustainable agriculture; low-input must be low-output. Yet these cases show there need be no loss when Farmers' skills and ingenuity are put at the centre of production.

What may less well as declared policy will stimulate an can fee

Jules Fabre
*the Int
come
where, i
a giant
00,000
integrat
estimat
ass of*

is clear that something important is happening. In Indonesia rice farmers have adopted pest management, cutting use substantially but without yields; in southern Brazil farmers using green manuring conservation have substantially increased crop yields; and in the government is pioneering approach to soil and conservation in 800 communities with increased cereal yields.

ماحولیات کی رپورٹنگ
صحافیوں کے لئے

ماحولیات کی رپورٹنگ

صحافیوں کے لئے

پاکستان فورم فارائیزو نیشنل جرنلیٹس (پی ایف ای جے)

ترجمہ: شیخ ریاض احمد

مشعل

آر-بی 5، سینئر فلور، عوامی کمپلکس

عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور 54600، پاکستان

پیش لفظ

موجودہ دور کو اطلاعات اور ابلاغ عام کا دور کہا جاتا ہے۔ دنیا میں ذرائع ابلاغ کی ترقی اور ابلاغ کے نت نئے طریقوں کی وجہ سے دنیا کی حیثیت ایک گاؤں کی سی ہو گئی ہے۔ جس کے کسی بھی کونے میں ہونے والا کوئی بھی واقع چند لمحوں میں ساری دنیا کو معلوم ہو جاتا ہے۔ خبر ساری اداروں کے دن رات چلنے والے ٹیلی پرنٹر، سیکڑوں ٹیلی و ٹن شیشنوں کے ہزاروں چینل، عالمی ٹیلی فون سروس، کمپیوٹر کے عالمی رابطے اور روزانہ مولوں اور جریدوں کے ہزاروں صفحات دن رات اطلاعات اور معلومات کا ایک سیالب عوام تک پہنچا رہے ہیں۔

طباعت ابلاغ عام کا سب سے پہلا موثر ذریعہ ہے۔ طباعت کی ایجاد سے پہلے نظریات، خیالات اور اطلاعات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے زبانی پیغامات یا ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریریں استعمال ہوتی تھیں تاہم ان ذریعوں سے بہت زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچانا ممکن نہیں تھا۔ زبانی پیغامات میں ایک قباحت یہ بھی تھی کہ انہیں ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا تھا اور سننے والوں کو محض اپنی یادداشت پر بھروسہ کرنا پڑتا تھا۔ کتابت کا طریقہ اگرچہ راجح تھا لیکن اس طریقے سے ایک تو بہت زیادہ مواد ذخیرہ کرنا اور دوسروں تک پہنچانا ممکن نہیں تھا۔ دوسرے اس طرح وقت بہت زیادہ صرف ہوتا تھا۔ چھاپ خانہ ایجاد ہوا تو ابلاغ کے طریقوں میں بہت بڑا انقلاب برپا ہو گیا۔ چھاپ خانہ کی ایجاد نے علم و آگہی کے دروازے عام آدمی پر کھول دیئے جس کے نتیجے میں دیگر علوم و فنون کے علاوہ سائنس اور نیکنالوجی نے تیزی سے ترقی کرنی شروع کر دی جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ علوم و

فون کی اسی ترقی کی بدولت آج انسان نے سمندروں، فضاوں اور خلا کو تو سخیر کرنے کے بعد اب دوسری دنیاوں کی تلاش میں سیاروں پر کندیں ڈالنی شروع کر دی ہیں۔

طباعت کے رانچ ہونے کے بعد انسان نے اپنے اردو گرد کے حالات سے باخبر ہونے کی اپنی جلسہ کی تکمین کے لئے طبع شدہ اخبارات کا طریقہ اپنایا۔ یورپ میں طبع شدہ اخبارات بر صیر میں اخبارات کی ابتداء سے تقریباً ایک سو سال قبل رانچ ہو گئے تھے۔ جنوبی ایشیا میں طبع شدہ اخبارات کی ابتداء بگال پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضے کے بعد ۱۷۸۰ء میں ہوئی تھی جب کلکتہ سے کمپنی کے ایک بڑی طرف شدہ ملازم جیز آگسٹس ہکی نے انگریزی زبان میں ایک ہفت روزہ اخبار شروع کیا تھا۔ ہکی جنوبی ایشیا میں جدید صحافت کا بانی تھا۔ اس کے اخبار کے بعد کلکتہ، مدراس اور بنگلہ سے متعدد اخبارات شائع ہونے لگے اور رفتہ رفتہ یہ ”تنی اختراع“، تمام بر صیر میں قبول عام کا درجہ حاصل کر گئی۔ مقامی زبانوں میں مقامی افراد کی ملکیت کے اخبارات ۱۸۲۲ء میں شروع ہوئے جب کلکتہ سے جنوبی ایشیا کا پہلا اردو اخبار ”جام جہاں نما“، شائع ہونا شروع ہوا۔

۱۷۸۰ء سے لے کر آج تک اخبارات نے ایک طویل سفر کیا ہے اور تاریخ کے مختلف ادوار میں اپنے قارئین کی رہنمائی کی ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جدوجہد ہو، تعلیمی مسائل ہوں یا آئینی پیچیدگیاں ہوں، امن عامہ کا مسئلہ ہو یا مذہبی اور فرقہ وارانہ چیلنجیاں ہوں۔ اخبارات نے اپنے وقت کے اہم مسائل کو ہمیشہ اہمیت دی ہے۔ برطانوی تسلط سے برطانوی ہند کی آزادی اور اس جدوجہد کے دوران مختلف قوموں کے نقطہ نظر کو عوام تک پہنچانے اور عوام کی سوچ اور ان کے رویوں کو ظاہر کرنے میں اخبارات نے انتہائی اہم کردار ادا کیا۔

بر صیر میں اخبارات کی ابتداء چونکہ ایک غیر ملکی سامراجی حکومت کے دور میں ہوئی تھی اس لئے صحافت میں سب سے زیادہ اہمیت آزادی کی تحریک اور عوام کا سیاسی شعور بلند کرنے کو دی جاتی تھی۔ جنوبی ایشیا کے اخبارات چونکہ ڈیڑھ سو سال سے زائد اس جدوجہد میں مصروف رہے اس لئے صحافیوں اور صحافت کو سیاسی تحریکوں کی عادت ہو گئی اور سیاست کو اخبارات کے لئے لازم سمجھا جانے لگا۔ پاکستان میں صحافت کے لئے سیاست کی اہمیت کا اندازہ تین بار نافذ ہونے والے مارشل لاء کے دوران ہوا جب ملک میں

سیاست اور سیاسی بیان بازی پر پابندی عائد کی جاتی تھی تو اخبارات کو یہ مسئلہ درپیش ہوتا تھا کہ وہ اپنے قارئین تک کیا پہنچائیں۔

موجودہ دور میں بھی پاکستان کے اخبارات ماضی کی اسی روایت پر عمل پیرا ہیں کہ ان میں پیشتر جگہ سیاست اور سیاسی بیان بازی کی نذر ہو جاتی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ابلاغ عام میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق لاہور کے دو بڑے اردو اخبارات میں خبروں کے صفحات پر ۷۶ فیصد سے زائد خبریں سیاسی جماعتوں اور مختلف افراد کے بیانات پر منی ہوتی ہیں۔ اپنی اس روشن کی وجہ سے پاکستان کے اخبارات نے جمہوری معاشرے میں اخبارات پر عائد ہونے والے فرض یعنی معاشرتی مسائل سے عوام کو پا خبر کرنا اور ان پر رائے عامہ کو ہموار کرنا، سے پہلو تھی کی ہے۔ یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ پاکستان آزادی کے بعد سے آج تک مختلف قسم کے سیاسی بحراں سے دو چار رہا ہے اور معاشرے میں عموماً ایک سیاسی بے یقینی کی نظر ہی ہے جس کی وجہ سے اخبارات کے نزد یہک سب سے اہم موضوع سیاست ہی ہو کر رہ گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حققت اپنی جگہ ہے کہ اخبارات کو پاکستان معاشرے کو ایک مظہم اور ترقی یافتہ جمہوری معاشرہ بنانے کے لئے جو کردار ادا کرنا چاہئے وہ عام طور پر مفہود ہے جس کے نتیجے میں مختلف معاشرتی مسائل گیہر صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ان مسائل میں سے ایک بہت اہم مسئلہ ماحولیات کا ہے۔

۱۹۷۲ء تک ماحولیات کے مسئلے کو دینا کے کسی بھی ملک میں اہمیت حاصل نہیں تھی۔ اقوام متحده جو دوسری عالمی جنگ کے بعد مظہم کی گئی تھی، اپنی تمام توجہ جنگ سے باہ ہونے والی اقوام کی بحالی پر مرکوز کیے ہوئی تھی۔ دوسری عالمی جنگ میں کل سات کروڑ افراد ہلاک ہوئے تھے جن میں سے چار کروڑ سے زائد عام شہری تھے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ ۱۹۷۲ء تک دنیا میں جنگلات کی کثائی اور جنگی حیات کے خاتمے کو بھی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ تاہم اس سال اقوام متحدة نے ماحولیات کی اہمیت کو جاگر کرنے کے لئے تحریک کی ابتداء کی اور اسی زمانے سے ترقی یافتہ معاشروں کے ذرائع ابلاغ نے اپنے عوام کو صاف سفرے ماحول، جنگلات اور ہر یاں کی اہمیت اور جنگی حیات کے بجاوے کی مہم کی اہمیت سے آگاہ کرنا شروع کیا اور ماحولیات نے ایک باقاعدہ سائنس کی شکل اختیار کر

لی۔ ابلاغ عام اور صحافت کی تعلیم کے اداروں نے ماحولیات کے حوالے سے رپورٹنگ اور دوسرا تحریروں کی تربیت کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنادیا اور جس طرح عدالتی رپورٹنگ، پارلیمانی رپورٹنگ اور جرائم سے متعلق رپورٹنگ کے خصوصی شعبے قائم تھے اس طرح ماحولیاتی رپورٹنگ کو بھی ایک مخصوص شعبہ قرار دے دیا گیا۔

پاکستان میں دیگر غیر ترقی یافتہ معاشروں کی طرح جن کی اکثریت ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں ہے ماحد کی آلوگی کے بارے میں حکومت اور عوام میں شعور اور آگہی کی شدید کی ہے۔ غیر ترقی یافتہ معاشروں میں آبادی بڑھنے کی رفتار تشویش ناک حد تک زیادہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی ترقی کے دباؤ کی وجہ سے شہروں پر انتقال آبادی کا بوجھ اور غیر منظم زراعت اور صنعت ماحد کی آلوگی میں تیزی سے اضافہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی، دیگر افریقی اور بعض ایشیائی ممالک کی طرح آبادی کی اکثریت پینے کے صاف پانی سے بھی محروم ہے۔ دیہات، قبوب اور شہروں میں سڑکیں، گلی اور محلے کوڑے کرکٹ سے اٹے پڑے ہیں پورے ملک میں ہر طرف پلاسٹک کے لفافے اڑتے نظر آتے ہیں۔ ترقی کے شوق میں ہم آج کل مغرب کی وہ باتیں اپنارہے ہیں جنہیں وہ اب چھوڑنا چاہتے ہیں۔ ہم نے گتے کے لفافوں میں دودھ، پھنسنے والی بوتنیں اور کولڈ ڈرنک کے الیوئنیم کے ڈبے استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں جو ایک طرف ہماری تباہ شدہ معیشت پر بوجھ ہے تو دوسرا طرف ماحد کی آلوگی کو تشویش ناک حد تک بڑھانے کا باعث ہے۔ ہم دریاؤں، ندی نالوں اور سمندروں میں گندگی اور کیمیکلز سے آلوہ پانی ڈال کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے گندگی ٹھکانے لگادی ہے۔ ہم اپنی ان حرکتوں کے مضر اثرات سے ناواقف ہیں۔ ہمارے ہاں نہ صرف عام بازاروں مخلوں میں، ناقص سائلنسروں، گاڑیوں کے ہارن اور لاڈ پسکریوں کا بے تحاشا شور ہے بلکہ ہسپتال اور تعلیمی اداروں کے ارد گرد کا ماحد بھی اس شور سے محفوظ نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں عام آدمی کو درختوں اور جنگلی جانوروں اور پرندوں کی اہمیت کا بھی احساس نہیں ہے اور ہو بھی کیسے اگر ہمارے حکمرانوں اور اہلِ ثروت کی شکار مہمات کو اخبارات میں نمایاں جگہ دی جائے گی تو لوگ جانوروں سے محبت کا سبق کہاں سے حاصل کریں گے۔ یہ تمام مسائل ایسے ہیں جن پر عوام کا شعور بیدار کرنا اور ان میں احساس ذمہ داری پیدا کرنا بہت ضروری

ہے اور موجودہ زمانے میں یہ کام ذرائع ابلاغ بہترین طریقے سے ادا کرتے ہیں۔ لیکن ذرائع ابلاغ یہ فرائض اس صورت میں ادا کر سکتے ہیں جب ان میں کام کرنے والے کارکن خود ان مسائل کی اہمیت سے باخبر ہوں۔ ٹیلی وژن، ریڈی یو اور اخبار میں کیڑے مار دواؤں اور مصنوعی کھادوں کے اشتہارات ان ذرائع کی معماشی مجبوری ہو سکتے ہیں لیکن معاشرتی ذمہ داری کے حوالے سے ان کے کارکنوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان ادویات کے مضر اثرات سے عوام کو باخبر کریں۔

ادارہ ”مشعل“ نے جو مختلف موضوعات پر کتابیں اور دوسری زبانوں کے تراجم شائع کرتا ہے، ماحولیاتی روپرینگ پر اقوام متحده کی طرف سے صحافیوں کے ایشین فورم کے لئے تیار کی گئی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ کتاب میں صحافیوں کی معلومات کے لئے ماحول کی آلو دگی، جنگلات اور جنگلی حیات کے حوالے سے مفید معلومات دی گئی ہیں تاکہ وہ اپنے اردو گرد پھیلی ہوئی آلو دگی کے مسائل کا ادراک کر سکیں اور ان کے بارے میں عوام کے شعور کو بیدار کرنے اور ان کی تربیت کا اہم فریضہ ادا کر سکیں۔

یہ کتاب بنیادی طور پر تو اخبارات کے صحافیوں کو مدد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے تا ہم یہ تمام معلومات، ریڈی یو اور ٹیلی وژن کے صحافیوں کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں کیونکہ پاکستان ایسے معاشرے میں ریڈی یو اور ٹیلی وژن کی پہنچ اخبار کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ ذرائع ابلاغ کے کارپروڈاوز اور پاکستان کی یونیورسٹیوں میں صافت کے تمام شعبہ جات اس کتاب کو استعمال کریں گے اور یقیناً بہت مفید پائیں گے۔

ڈاکٹر مہدی حسن

شعبہ ابلاغ عام

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۷ جنوری ۱۹۹۶ء

فہرست

۳	پیش لفظ
۱۵	کچھ ماحولیاتی رپورٹروں کے ایشیائی فورم کے بارے میں
۱۷	دینیاچہ
۱۹	تمہید
۲۵	باب - ۱ ماحولیاتی مسائل کی اہمیت
۳۱	ماحولیاتی چیلنج کا مقابلہ کیسے کیا جائے
۳۲	ایشیا میں ماحولیاتی مسائل
۳۳	ارضی ماحولیات کے نظام
۳۷	سمندری اور دریائی ایکوسسٹم
۳۹	فضائی ماحول کا نظام
۴۱	شور کی آسودگی
۴۲	انواع حیات کی ناپیدی
۴۳	شہری ماحول
۴۴	افرائش آبادی اور غربت
۴۷	انسانی صحت
۴۸	قوت برداشت اور ”چرا گاہوں کا الیہ“
۵۰	صحافیوں کا کردار
۵۱	باب - ۲ ماحولیات کے رپورٹر کا کردار
۵۳	خود کو تعلیم دیں

۵۶	ایک معلم بنیں
۵۸	رکھوالے بھی بنیں
۶۱	باب-۳ ماحولیاتی رپورٹنگ کی تشریع
۶۵	غیر یقینی صحافت
۶۶	ماحولیاتی معاملات پچیدہ ہوتے ہیں
۶۷	ماحولیاتی موضوعات اکشینیکی ہوتے ہیں
۷۰	نقطہ ہائے نظر کو متوازن بنانے کی ضرورت
۷۰	ماحولیاتی مضامین میں مزید فرق
۷۳	باب-۴ پیشگی تیاری اور انٹرو یو
۷۵	ماحولیاتی حالات پر فکر و فہم
۸۱	انٹرو یو کے لئے اچھے ذرائع کی تلاش
۸۳	اچھے انٹرو یولینا
۸۵	مسئلے کا تعین
۸۵	ماضی کے اسی طرح کے حالات
۸۵	ٹینکنیکی معلومات
۸۶	متعلقہ موقع کا معائنہ
۸۶	انٹرو یو کے لئے رہنماء صول
۸۹	ٹینکنیکی ماہرین سے رابطہ
۹۰	بے مقصد صحافت سے احتراز
۹۳	باب-۵ پیچیدہ معلومات کو سادہ بنانا
۹۵	کسی مخصوص شخصیت کے لئے لکھیں
۹۷	جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں پہلے اسے خود بھیں
۹۹	ٹینکنیکی معلومات کے لئے مترجم
۱۰۰	قارئین کی مدد کے لئے معنی (تعریف) استعمال کریں
۱۰۳	اچھی وضاحتیں ترکیبیں استعمال کریں

۱۰۷	شیکنیکی معلومات میں غلطیوں سے اجتناب
۱۰۹	اے سادہ رکھیں
۱۱۱	باب-۶ ماحولیاتی مضمون نویسی میں مشکلات کا مقابلہ
۱۱۲	(الف) اخبار کی حیثیت
۱۱۳	(ب) جگہ کی کی
۱۱۴	(ج) اہم سیاسی خبروں کو ترجیح دینے کا معمول
۱۱۵	۱۔ اہم سیاسی خبروں کا فارمولہ
۱۱۶	۲۔ لکھنے کے دوسرا طریقہ
۱۱۸	۳۔ خبری طرز کی روپورٹنگ کے مسائل
۱۲۱	۴۔ وقت کی قید
۱۲۲	(د) ذرا کچھ اطلاع کا استعمال
۱۲۳	۵۔ ایڈیٹر کا اور بیرونی دباؤ
۱۲۷	۶۔ غیر ذمہ دارانہ اور منفی روپورٹنگ
۱۲۸	فرائض کی ادائیگی میں حاصل صحافتی رکاوٹوں کا سامنا
۱۲۸	ایڈیٹر کو ماحولیاتی مضامین کی اہمیت کا قائل کرنا
۱۳۱	سیاسی خبروں پر قناعت کے روپوں پر غلبہ پانا
۱۳۲	وقت کی ہنگی کا حل
۱۳۶	معلومات کے مأخذوں سے کام لیتا
۱۳۶	بیرونی اور ادارتی دباؤ کا مقابلہ
۱۳۷	بھرائی اور منفی روپورٹنگ سے پرہیز
۱۳۹	۷۔ دوسری جماعتوں کی مدد سے اپنے موثر کردار کی ادائیگی
۱۴۲	باب-۷ ماحولیاتی مضامین لئے جانچ پڑتال کی فہرست
۱۴۳	۱۔ ماحولیاتی مضامین کے لئے عمومی فہرست
۱۴۳	۲۔ مضمون کی ترتیب
۱۴۳	۳۔ وضاحت

۱۳۶	۳۔ ذرائع اطلاع
۱۳۸	۵۔ جن باتوں سے اجتناب کیا جائے
۱۳۸	زمین کے بغیر ہو جانے پر مضمون کے لئے جانچ پڑتال کی فہرست
۱۳۸	۱۔ زمین ہو جانے کی طبی وجوہات
۱۳۹	۲۔ معاشرتی اور اقتصادی اسباب
۱۳۹	۳۔ زمینی تبدیلیاں
۱۵۰	۴۔ چرانے کے لئے گھاس کی پیداوار کی صورت حال
۱۵۰	۵۔ بنا تاتی افرائش کی صورت حال
۱۵۱	۶۔ اصلاح کی کوششیں
۱۵۲	زہریلے کیمیائی مادوں کے لئے سوالات کی چیک لسٹ
۱۵۳	دوسری حصہ ماحولیاتی مسائل کا مختصر تذکرہ
۱۵۸	ہوا کی آسودگی..... ہوا میں شامل باریک زہریلے ذرات
۱۵۹	ہوا کو مسموم کرنے والے عام کیمیائی مرکبات اور ان کے انسانی صحت پر اثرات
۱۶۲	جنگلات کی کثائی
۱۶۳	جنگلات کی کثائی اور گارے کے کچھ اثرات
۱۶۵	جنگلات کی کثائی سے منسلک مسائل کا نقشہ
۱۶۵	زمین کا بانجھ ہو جانا
۱۷۰	ماحولیاتی نظام اور زندگی کا پھیلا جال
۱۷۱	ماحولیاتی نظام کیسے کام کرتا ہے
۱۷۲	بارانی جنگلات کے پرندے
۱۷۳	درخت حشرات اور زمین
۱۷۵	گرین ہاؤس اثر
۱۷۷	زیر زمین پانی اور سطح زمین کا پانی
۱۸۱	بکثرت ماہی گیری

۱۸۳	اوزون اور فضا میں اوزون کی تہہ
۱۸۶	جراثیم کش ادویات
۱۸۸	اشعاع ریزی
۱۸۹	پس منظری اور قدرتی ذراائع اور مقدار
۱۹۰	انسان کے بنائے ہوئے ذراائع اور مقدار
۱۹۱	اشعار ریزی کے صحت پر اثرات
۱۹۲	اشعار ریزی کی پیکاٹش
۱۹۵	اشعار پزیری کی قابل برداشت سطحیں
۱۹۵	زہر لیلی کیمیائی دوائیں اور دھاتیں
۱۹۷	زہر لیلے کیمیائی مرکبات کے ماخذ
۱۹۸	فضلے ٹھکانے لگانے کے مسائل اور حادثات
۲۰۰	زہر لیلی دھاتیں
۲۰۲	اقسام کی وضاحت اور اثرات کی سطحیں
۲۰۶	کیمیائی اور زہر لیلے فضلوں سے نقصانات کے پھیلاو کا نقشہ
۲۰۷	دھاتوں کی زہروں کی جزوی فہرست
۲۰۹	ضمیمه

پچھے

”ماحولیاتی رپورٹروں کے ایشیائی فورم“ کے بارے میں

ماحولیاتی رپورٹروں کے ایشیائی فورم (این ایف ای جے) کی تشكیل، جنوری ۱۹۸۸ء میں، ”اسکیپ“ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی، ”ایشیا میں ذرائع ابلاغ اور ماحدوں کی علاقائی کانفرنس“ میں ہوئی۔ اس سے قبل دو سال تک اس کی مصوبہ بندی کی گئی۔ اس وقت یہ ایڈہاک بنیادوں پر قائم تھا۔ اس کا مقصد، کئی ایشیائی ممالک کے ماحولیاتی رپورٹروں کے قومی مرکزوں (این ایف ای جے ز) کی سرگرمیوں کو مریبوط کرنا ہے۔ اس کی کارگزاری کے پروگراموں میں علاقائی بنیادوں پر، ماحولیاتی رپورٹنگ کے متعلق، خصوصی تربیتی و رکشاپ منعقد کرنا، مطبوعات کی اشاعت (جیسے یہ کتاب ہے) ایک خبرنامے کا اجرا اور شائع ہونے والے مضامین کے تراشوں کی فراہمی، ماحولیاتی رپورٹروں کے قومی فورموں کی ٹیکنیکی معاونت اور ان فورموں کی منتخب سرگرمیوں کے لئے امداد، صحافیوں کے تباadolوں کے پروگرام، صحافیوں کے لئے علاقائی ماحولیاتی مسائل کی تحقیق اور مطالعے کے پروگرام اور ماحولیاتی رپورٹنگ کے شعبے میں عدمہ کارکردگی پر انعامات کی تقسیم شامل ہیں۔ ایشیائی فورم اور قومی فورموں کی فہرست اس کتاب میں شامل کی گئی ہے جس میں یہ بھی درج ہے کہ ہر فورم کے چیئرمین سے کہاں رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ہر قومی فورم کا اپنا اپنا الگ منصوبہ کارا اور آئین ہے اور فہرست ارکان بھی علیحدہ ہے۔ جو اس سے براؤ راست رابطہ کر کے حاصل کی جاسکتی ہے۔

کچھ اسکیپ (ای ایسی اے پی) کے متعلق

اقتصادی اور معاشرتی کمیش برائے ایشیا و بحر الکاہل (ای ایسی اے پی) اقوام متحده کے علاقائی اداروں میں سے ایک ہے۔ یہ ایشیا اور بحر الکاہل کے ان ۲۷ ممالک اور علاقوں پر مشتمل ادارہ ہے جن کا کل رقبہ ۳۱ ملین مربع کلومیٹر ہے۔ یہ ادارہ جس کا صدر دفتر بنکاک میں ہے، اپنے ممبر ممالک کوئی قیتوں کی ٹینکنیکی معاونت۔ تربیت اور باہمی امداد پر مبنی سرگرمیوں کے موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کا ماحولیاتی رابطہ کا شعبہ جس نے ماحولیاتی رپورٹروں کے ایشائی اور قومی فورموں کو منظم کرنے اور اس کتاب کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے، ماحولیاتی رپورٹروں کے ایشائی فورم کے ممبر ممالک کوئی مختلف قسموں کے ان ماحولیاتی مسائل اور مشکلات کو یکجا کر کے ان پر غور کرنے میں معاونت فراہم کرتا ہے جو ترقی کے عمل کو مندوش بناتی ہیں۔

دیباچہ

اب یہ عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ ماحول کی رپورٹنگ اتنی ہی پچیدہ ہے جتنی اس کی لکار ہے۔ اگر ایک طرف کسی ترقیتی موضوع کی رپورٹنگ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس سے مسئلک، سب مسائل پر گہرا ای تک عبور ہو تو دوسری طرف (اگر رپورٹ چاہتے ہیں کہ وہ صحیح اور طرف داری سے بالآخر آئیں تو) ماحول سے متعلق معلومات کو اکٹھا کرنے، ان کا تجزیہ کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کا طریقہ کاراپنی جگہ اہم ہے۔

عوام کے لئے بالعموم اور فیصلوں کے مجاز لوگوں کی صورت میں بالخصوص ان کے متوجہ رہنمائی کی مطلوبہ حد کے حصول کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ماحول کی رپورٹنگ پر مامور حضرات، رپورٹنگ میں مستقلًا ایک قسم کی کیمانیت اور استقامت کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔ اس کتاب کا حقیقی مدعای شعور کو اجاگر کرنا ہے۔

ایک مقصد جس کے تحت یہ کتاب لکھی گئی ہے، صحافیوں کو ماحولیاتی مسائل اور ماحولیاتی صحافت کے کلیدی تصورات سے روشناس کرانا ہے۔ ایک اور مقصد، انہیں اس میں مدد دینا ہے کہ وہ ماحولیاتی مسائل کو ہر ممکن طریقے سے سادہ اور موثر انداز میں بیان کریں تاکہ ماحولیاتی شعور و سبق پیانے پر پیدا ہو سکے۔ اگر ماحولیاتی رپورٹنگ کو موثر بنانا ہے تو عام رپورٹنگ اور ماحولیاتی رپورٹنگ میں نمایاں فرق کو سمجھا جانا چاہئے۔

مجھے امید ہے کہ یہ ثابت کوشش، جو ”اسکیپ“ کے تعاون سے ”ایشیا میں ذرائع ابلاغ اور ماحول کی علاقائی کانفرنس“، کی طرف سے اس کتاب کی شکل میں سامنے آئی